میر کارواں ہے حافظ ملت کی ذات

از قلم: رحمت اللہ مصباحی، مبارک پور، اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی علیہ الرحمہ جلال علم وفضیلت اور جمال فقر ومعرفت تھے، وہ آسمان علم ودانش کے نیر تاباں اور اہل سنت کے میر کارواں تھے، ان کے محاسن وکمالات تو کماحقہ وہی رقم کر سکتے ہیں جنھوں نے ان کی صبح وشام دیکھی ہے اور ان کی بارگاہ سے فیض یاب ہوئے ہیں؛ اس لیے میں ان کی ذات بابرکات سے متعلق ان ہی کے چمنستان علم وفضل کے خوشہ چیں عمدۃ المحققین، صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ ،مبارک پور کے تاثرات کا کچھ حصہ نقل کرتا ہوں جو ہمارے لیے اور ہمارے قارئین کے لیے یقیناً بہت معلومات افزا اور بصیرت افروز ہے۔ وہ حافظ ملت کے فضائل وکمالات کا خلاصہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں :

- ان کی مدرسی بھی لائق توجہ ہے کہ اس کا آغاز ملازمت سے ہٹ کر محض خدمت دین کی شرط پر ہوا اور آخر تک اس میں کوئی فرق نہ آیا۔
- ان کی خطابت بھی امتیازی شان رکھتی ہے کہ وہ دلوں کی دنیا بدل دیتی، اذہان کی گرہیں کھول دیتی، اس میں افکار ومعانی کا دریا موج زن ہوتا اور سننے والوں کو سیر اب کر جاتا۔
- ان کا مناظرانہ کمال بھی قابل بیان ہے کہ چار ماہ تک جملہ یومیہ مشاغل اور ذمہ داریوں کو جاری رکھتے ہوئے ایسا شاندار مناظرہ فرمایا کہ اپنے طلبہ اور عوام کو بھی مناظر بنادیا۔
- ان کا تحریری وتصنیفی حسن بھی کسی دیدہ ور کی نگاہ بصیرت اور زبان بلاغت چاہتا ہے جو یہ بتا سکے کہ زبان وبیان کی سلاست وروانی کے ساتھ کمال ایجاز ایسا ہے کہ دریاؤں کو کوزوں میں سمور کھا ہے۔
- ان کی مردم سازی بھی بڑے بڑوں کے لیے قابل رشک ہے کہ ابو الفیض کی بارگاہ فیض سے کیسے کیسے مسند نشینان درس وتدریس، رئیسان تحریر وقلم، ماہران تنظیم وادارہ سازی، مناظران صف شکن، خطیبان اثر

آفریں، مصلحان قوم وملت، مفتیان نکتہ رس، صوفیان پر سوز اٹھے اور ہر میدان میں اپنی بیش بہا خدمات کا سکہ بٹھادیا۔

- ان کی شفقت وعنایت بھی ایک مستقل موضوع ہے جسے بھائیوں نے زندگی میں بار بار بیان کیا اور بعد وصال باچشم تر یاد کیا، جسے بیٹے بیٹیاں کبھی نہ بھول سکیں، جسے غریب الوطن تلامذہ ہمیشہ یاد کریں، اعزا واقربا جس کا گن گاتے رہیں، ہم سایوں اور آنے جانے والوں کو جس کی یادیں تڑپاتی رہیں، دور افتادہ محبین جس سے سرشار نظر آئیں اور سخت مخالفین بھی جس سے بے بہرہ نہ ہوں۔
- ان کی ادب شناسی اور تعظیم اکابر بھی قابل تقلید ہے، جن سے انھوں نے کسب علم کیا تھا ان کے لیے تو وہ "من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا" کی تصویر تھے ہی، جو حضرات ان اساتذہ کے ہم سبق، ہم منصب یا اور کسی عظمت کے حامل تھے ان کے حضور بھی حافظ ملت کی نیاز مندی قابل دید تھی۔
- ان کی عبادت وریاضت، معمولات کی پابندی، سفر وحضر ہر حال میں تہجد کی مداومت، ان کا حفظ قرآن او رکثرت تلاوت، ان کا عشق رسول اور خوف خدا، ان کا توکل اور جرأت مردانہ، ان کی قناعت اور وقار عالمانہ بھی مستقل موضوعات ہیں اور سوانح نگار سے سب اپنا اپنا حق چاہتے ہیں۔[حیات حافظ ملت، ص: ۴۰،۴۱]